اُس کا تعارف اور تبصرہ ہو سکے، اس تجویز کے ماتحت پچھلے دنوں ادارہ کی طرف سے ہمیں حسب ذیل کتابیں وصول ہوئی ہیں ۱۔ غریب الحدیث ابو عبید قاسم بن سلام المتوفی ۲۲۴ھ جلد سوم وکنز العمال شیخ علی متقی جلد پنجم و ششم۔ کتاب الاصل امام محمد شیبانی جلد اول و دوم۔ الاکمال لابن ماکولا جلد پنجم و ششم۔ کتاب الانساب عبدالکریم سمعانی جلد پنجم و ششم۔ انباء الغمر بابناء العمر حافظ ابن حجر عسقلانی جلد اول اور الحاوی محمد بن زکریا رازی جلد ہشتدہم و نہدہم۔ ہم سردست دائرۃ المعارف کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ برہان کی آئندہ اشاعتوں میں انشاء اللہ ان کا تعارف کراتے رہیں گے۔

افسوس ہے کہ پچھلے دنوں بمبئی میں پروفیسر نجیب اشرف ندوی کا اور کراچی میں مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی اکبرآبادی کا انتقال ہوگیا۔ پروفیسر اشرف کا اٹھان بڑا شاندار تھا انھوں نے معارف میں جو مقالات لکھے تھے اور رقعات عالمگیری کی تحقیق و ترتیب اور اُس پر متعلق ایک جلد میں مقدمہ لکھ کر انھوں نے جس قابلیت کا ثبوت دیا تھا اُس کی وجہ سے ان سے بڑی توقعات تھیں لیکن احمد آباد اور پھر بمبئی کی آب و ہوا نے ان کو بجھا سا دیا تھا پھر بھی انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بمبئی کے ڈائرکٹر اور انجمن کے سہ ماہی رسالہ "نوائے ادب" کے ایڈیٹر کی حیثیت سے ان کی علمی و ادبی سرگرمیاں کسی نہ کسی صورت میں جاری رہیں۔ چنانچہ اس زمانہ میں ہی انھوں نے "لغت گجری" ترتیب دی تھی۔ بہرحال اُن کے دم سے اردو زبان سے متعلق تحقیق و ریسرچ کا بمبئی میں چرچا تھا اور اس بنا پر اُن کی وفات علم و ادب کی دنیا کا ایک بڑا سانحہ ہے۔

مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی مصنف یا ادیب نہیں۔ لکھنے کی مشین تھے۔ بہت لکھتے تھے اور جلد لکھتے تھے بلامبالغہ سینکڑوں مضامین و مقالات اور ایک درجن سے زیادہ کتابیں ان کی قلمی یادگار ہیں ان کا اصل فن تاریخ نگاری تھا لیکن مذہب۔ تصوف اور ادب و شعر کا میدان بھی ان کے رہوار قلم کی جولانگاہ تھا۔ اگرچہ جو اُن کا مولد اور وطن اصلی تھا اس کی علمی، ادبی اور سیاسی تاریخ سے ان کو خاص دلچسپی تھی۔ برہان اور ندوۃ المصنفین سے ان کو دلی تعلق اور لگاؤ تھا۔ ۱۹۴۹ء کے شروع میں راقم الحروف کے کلکتہ چلے جانے کے بعد چند مہینوں تک مرحوم برہان کی ادارت سے وابستہ بھی رہے تھے۔ اب ادہر